Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

لاہور (پاکستان)

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم پنجشنبہ

۳۰ رجب المرجب ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

جلد ۳۸/۴ | ۱۸ ہجرت ۱۳۲۹ ہش | ۱۸ مئی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۱۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ مئی: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

لاہور ۱۷ مئی: مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بخار تو نہیں ہے مگر نقاہت بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں چالیس ۴۰ زبانوں میں تقاریر

مجلس خطابت جامعۃ المبشرین ربوہ کے زیر اہتمام ۲۵/۵ کو بعد نماز مغرب احاطہ جامعۃ المبشرین میں ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں "احمدیت" کے موضوع پر دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر کی جائیں گی۔

جلسہ کی صدارت مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سابق ایڈیٹر "البشریٰ" و مبلغ بلاد عربیہ فرمائیں گے۔ آلہ نشر الصوت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔

احباب سے جلسہ میں شرکت کی درخواست کی جاتی ہے۔

(معتمد مجلس خطابہ جامعۃ المبشرین ربوہ)

ایشیا کی پسماندگی کو قومی یا مقامی کی بجائے بین الاقوامی مسئلہ سمجھکر حل کیا جائے

(لیاقت)

سان فرانسسکو ۱۷ مئی: کل رات کیلفورنیا کلب سان فرانسسکو کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ اگر امریکہ ایشیا کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے تعمیری ذرائع اختیار کرے۔ تو ایشیائی قوموں کا نئے نئے نظریوں کے اختیار کرنے کا جنون دور کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ اپنی مشکلوں کے لئے کوئی طریقوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ انتہائی افلاس اور مفلوک الحالی نے ایشیائی اقوام میں ایک ایسی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ کہ بہت سے چینی اور خلفشار اور جنگ و جدال کا آسانی سے شکار ہو سکتی ہیں۔ آپ نے یونیورسٹی کے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے اس نظریے کی مزید وضاحت کی اور کہا ایشیائی پسماندگی کو کوئی قومی اور مقامی مسئلہ نہیں۔ بلکہ بین الاقوامی مسئلہ سمجھ کر حل کرنا چاہیئے۔ آپ کے لئے یونیورسٹی کے صدر نے کہا۔ برصغیر ہند و پاک میں تعلقات کی خوشگواری از بس ضروری ہے۔ اور اس کا انحصار اس اعتماد پر ہے جس پر دونوں حکومتوں کے وزرائے اعظم ان مسائل کو حل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ آج خان لیاقت اپنا پندرہ روزہ دورہ ختم کر چکے ہیں۔ سو دن تک آپ واشنگٹن میں رہے۔ ۵ دن نیویارک میں قیام کیا۔ دو دن تک شکاگو میں مقیم رہے ایک دن کے لئے امریکہ کے قلب کہلانے والے شہر کو دیکھنے کے لئے مصوری چلے گئے۔ اور آج آپ کا سان فرانسسکو میں چار روزہ قیام ختم ہو جائیگا۔ اور آپ کل سنٹ انجیلز کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ کے قیام امریکہ کے دوران میں جس پرجوش خیر مقدم اور مسرت کا اظہار کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے۔ کہ سان فرانسسکو کے اخبارات ہی آپ کے متعلق طویل خبریں دینے کے علاوہ دو دو فوٹو بھی روزانہ شائع کرتے ہیں۔ سان فرانسسکو میں آپ نے ایری فارم، دو زرعی فارم اور امریکہ کے اناج کے فارموں کا ملاحظہ کیا۔

سابق فوجیوں کے کنبوں کیلئے تعلیمی سہولتیں

ڈھاکہ ۱۷ مئی: حکومت مشرقی بنگال نے فوجیوں کے کنبوں کی ثانوی تعلیم کے لئے دو سکیمیں منظور کی ہیں۔ جن کے لئے دس لاکھ روپے کی رقم علیحدہ کی ہے سپاہیوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ۱۰ ہزار روپے وقف کئے گئے ہیں مستحق اور غریب مسلم طالبات کو وظائف دینے کیلئے ۳۶ ہزار روپے کی منظوری دی ہے مسلم ایجوکیشن کے لئے ۷ لاکھ ۰ ہزار روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔ پرائمری امدادی منظوری کے لئے علاوہ ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۵ پانچسو کی گرانٹ نے اور اس کے لئے منظور کی ہے۔ ان کی تعمیر و تزئین کے لئے ایک لاکھ ۲۳ ہزار کی رقم منظور کی گئی ہے۔

لندن ۱۷ مئی: کل استاد سے ملاقات کے دوران میں لارڈ سٹوول نے کہا کہ ہماری پالیسی ملایا کو خود اختیاری حکومت دینے کی ہے۔ اور ہم ملایا کے عوام کو دولت مشترکہ میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو ذمہ دار خود مختار حکومت کے قابل بنا لیں اس طرح ملایا کی حیثیت پاکستان بھارت اور دولت مشترکہ کے دوسرے ممالک جیسی ہو جائے گی۔

سر ڈکسن کا عزم کشمیر!

لیک سکسیس ۱۷ مئی: کشمیر میں اتحادی قوموں کے نمائندے سر اوون ڈکسن اپنے الف کے انجام دہی کے لئے اگلے ہفتے کے آخر تک برِ اعظم ہند و پاک پہنچ جائیں گے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق آپ اگلے منگل کو کشمیر کے لئے لندن روانہ ہو جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ کشمیر روانہ ہونے سے پہلے پاکستان و بھارت کے اعلیٰ احکام کابر سے بھی ملاقات کریں گے۔

۲۱ مئی ——— یوم مساجد واشنگٹن و ہیگ

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۱ مئی کا دن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یوم مساجد واشنگٹن و ہیگ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر دو تحریکات کی کامیابی کے لئے منظم کوشش فرمائی جائے اور حضور کا یہ خطبہ خدام اور لجنات کے زیر اہتمام مردوں اور عورتوں کے الگ الگ جلسوں میں پڑھ کر سنایا جائے۔ اور اس کے بعد تمام حاضرین سے اور جو کسی وجہ سے جلسہ میں حاضر نہ ہو سکیں۔ ان کے گھروں پر پہنچ کر وعدے وصول فرمائیں اور جلد از جلد وعدوں کی فہرستیں مرتب فرما کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرما دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کو ان تحریکات میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید

مختصرات

لاہور ۱۷ مئی: صنعت و تجارت کی کانفرنس کا اجلاس ۲۰ مئی کی بجائے ۲۱ مئی کو بروز سنیچر دن کے دس بجے صبح ایوان اسمبلی لاہور میں ہوگا۔ آنریبل شیخ صادق حسن کانفرنس کو خطاب کریں گے۔

خیرپور ۱۷ مئی: خیرپور کی مجلس قانون ساز کی چودہ نشستوں میں سے دس نشستیں مسلم لیگ نے حاصل کر لی ہیں۔ باقی چار دیگر پارٹیوں نے حاصل کی ہیں۔

سڈنی ۱۷ مئی: تازہ خبر کے مطابق سڈنی کانفرنس اس تجویز پر تقریباً متفق ہو گئی ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا پسماندہ ممالک کے لئے ٹیکنیکل امداد بہم پہنچانے کے لئے ۸۰ لاکھ پونڈ کا فنڈ قائم کیا جائے۔ پاکستان نے تجویز کے حق میں رائے دی تھی۔

جکارتا ۱۷ مئی: حکومت انڈونیشیا نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے نیو بسنس ویکلی کمیونسٹ کے بلاک سے بالاتر رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لندن ۱۷ مئی: شمالی اوقیانوس کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس دفاعی مالی اور اقتصادی معاملات پر غور کے لئے آج بھی جاری رہی۔

لاہور ۱۷ مئی: حکومت بلوچستان نے کوئٹہ کے راشن شدہ رقبے میں پنجاب سے گندم، میدہ، روا اور سوجی کی آزادانہ نقل و حرکت جاری رہنے کی اجازت دے دی۔

انقرہ ۱۷ مئی: ترکی کے نئے صدر کا انتخاب پیر کو ہوگا۔ واضح رہے کہ انتخابات میں حزب مخالف نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی ہے۔

بغداد ۱۷ مئی: عراقی وزیر امور مملکت نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اردن نے مشرقی فلسطین کے الحاق سے عرب لیگ کے منشور کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی کیونکہ منشور کی دفعہ ۔ کی رو سے کوئی ملک کسی فیصلہ کا پابند نہیں ہے جسے وہ تسلیم نہیں کرتا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس میکلیگن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روز نامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۸ ؍ مئی ۵۰ء

تعلیم و تربیت

(۱)

انگریز شاعر ورڈز ورتھ کا ایک مصرعہ ہے۔ کہ "بچہ انسان کا باپ ہے۔" اس کے معنی صاف ہیں۔ یعنی جو عادتیں بچپن میں پڑ جاتی ہیں۔ انسان بڑا ہو کر اپنی عادتوں کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ اور اسکی آئندہ زندگی کی باگ ڈور اپنی عادتوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ بعض وقت انسانی زندگی میں جوان ہو کر واقعی بڑے بڑے انقلاب آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی انسان کی وہ عادتیں چمٹی رہتی ہیں۔ جو بچپن میں اسکو پڑ جاتی ہیں۔ پنجابی کے مشہور شاعر وارث شاہ نے بھی کہا ہے۔ کہ انسان کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے۔ تو پھر بھی اسکی عادتیں نہیں جاتیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے۔ وہی اسلام اختیار کرنے کے بعد بھی اچھے ہیں۔ اسلام نے انسانوں کی کایا پلٹ کر کے دکھدی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی انسانوں اور انسانوں میں ان کی گذشتہ زندگی کی وجہ سے فرق قائم رہ گیا تھا۔ بے شک اسلام کو سعید روحوں ہی نے قبول کیا تھا۔ مگر سعید روحوں کے بھی تعدد اور درج ہوتے ہیں۔ اور یہ مدارج ان کی گذشتہ زندگی کی بناء پر ہی ہوتے ہیں۔ بعض بے دین اور بت پرست لوگوں میں بھی بعض نہایت قابل قدر خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ جو زیادہ تر ان کی بچپن کی تربیت کے ہی مرہون ہوتی ہیں۔ جب وہ صراط مستقیم اختیار کرتے ہیں۔ تو وہ خوبیاں اور بھی جلا پا جاتی ہیں۔ وہ اور بھی چمک اٹھتی ہیں۔ صراط مستقیم پر چلنے کی وجہ سے ان کا جو تمام ماحول روشن ہو جاتا ہے۔ وہ ان کی پہلی خوبیوں کو بھی زیادہ درخشانی بخش دیتا ہے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک دوسری حدیث ہے۔ کہ والدہ کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ ایک ماں دل سے یہی چاہتی ہے۔ کہ اس کے بچے کی اعلیٰ سے اعلیٰ تربیت ہو۔ اور جہاں تک اسکی توفیق ہوتی ہے۔ وہ اپنے بچے کو بہترین تربیت دینے کی کوشش کرتی ہے۔ بے شک ایک ماں کے اپنے بچے پر بہت احسان ہوتے ہیں۔ لیکن غور فرمائیے۔ تو یہی دیکھئے گا۔ کہ جو ماں اپنے بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے۔ در اصل وہی اس خوشخبری کی حقیقی سرمایہ دار ہے۔ کیونکہ ایسی ماں کی ہی خدمت کرنا انسان کو جنت کا وارث بنا دیتا ہے۔ لیکن جو ماں خواہ اپنے بچے کی پرورش کے لئے کتنی ہی تکالیف کی متحمل کیوں نہ ہوئی ہو۔ اگر وہ اپنے بچے کی صحیح تربیت نہیں کرتی۔ اپنے بچے میں ایسی غلط عادتیں پرورش پانے میں ممد و معاون بنتی ہے۔ جو اس کے بچے کی آئندہ زندگی تباہ کر دیتی ہیں۔ تو ایسی ماں قطعاً اس خوشخبری کی سرمایہ دار نہیں ہے۔ جس کی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی ہے۔ ایسی ماں تو خود اپنے بچے کے لئے جہنم تیار کرتی ہے۔ جنت کا تو سوال ہی نہیں رہتا ہے۔ ایسی ماں کا بچہ جو اسکی خدمت کرے گا۔ وہ بھی گناہ سے مملو ہو گا۔ کیونکہ اس نے تو ماں کی گود میں گناہ کرنا ہی سیکھا ہے۔

(۲)

بے شک ایک بچہ بہت سی عادتیں اپنی ماں کی گود میں ہی سیکھتا ہے۔ اور یہ عادتیں بڑی دیرپا ہوتی ہیں۔ لیکن ماں کی گود سے نکل کر بچہ اپنی قوم ہی کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ ماں کے بعد وہ اپنے ماحول سے بیحد متاثر ہوتا ہے۔ پہلے تو گھر کا ماحول ہوتا ہے۔ پھر جب ذرا چلنے پھرنے لگتا ہے۔ تو محلہ کا ماحول اثر انداز ہونے لگتا ہے۔ بچہ کی زندگی میں یہ وقت بھی بڑا نازک ہوتا ہے۔ اور عادتوں کی پختگی کے لحاظ سے ماں کی گود کے عہد سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ اب اسکی ماں تمام قوم بن جاتی ہے۔ اگر قوم چاہے۔ تو اپنے اس بچے کو اپنے لئے مفید بنا سکتی ہے۔ اسکی ایسی تربیت کر سکتی ہے۔ جو تمام قوم کے مفاد کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اس بچے نے بڑے ہو کر قوم کا ایک اہم جزو بننا ہے۔ قوم کی بہبودی جن باتوں میں ہے۔ ان کے حصول کے لئے اس بچہ کو بھی بڑے ہو کر ایک ذریعہ بننا ہے۔ اگر قوم آج ہی اسکی صحیح تربیت کی طرف متوجہ نہ ہوئی۔ تو یقیناً اس بچے کی ذات میں ایک بہت بڑے نقصان کو برداشت کرنے کا امکان رہے گا۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایک ایسا پرزہ بن جائے۔ کہ جو قوم کی تمام مشین کو تباہ کرنے کا باعث ہو۔ یہ بہت بڑا خطرہ ہے۔ جو ہر بچے کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اسکی اہمیت اتنی واضح ہے۔ کہ کوئی مبالغہ بھی اس کو بیان نہیں کر سکتا۔

(۳)

جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ دنیا میں ایک عظیم انقلاب لانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ وہ نہ صرف مسلمانوں کے دلوں میں از سر نو اسلام کو زندہ کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ بلکہ تمام دنیا میں اسلام کی رحمتوں کو پھیلانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ وہ مردہ انسانیت کے جسم میں جان ڈالنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یہ ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ اور یہ ایک واضح مقصد ہے۔ اس میں کوئی ابہام و شبہ نہیں ہے۔

ہمارا مقصد واضح ہے۔ ہمارا لائحہ عمل متعین ہے۔ ہماری زندگی کی جدوجہد کے حدود مقرر ہیں۔ ہمارے سامنے ایک مخصوص منزل ہے۔ جو ہمیں صاف صاف نظر آ رہی ہے۔ ہمیں بالیقین بغیر ادھر ادھر دیکھے اس منزل کی طرف بڑھنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم وہ تمام سامان بہم پہنچائیں۔ جو ہمارے مقصد کو ہم سے قریب کرنے کے لئے اہم ہیں۔ تمام کیل کانٹے کو درست رکھیں۔ کوئی پیچ ڈھیلا نہ رہے۔ کوئی گوشہ ایسا نہ رہے۔ جو ہماری توجہ میں نہ آئے۔ لیکن یہ منزل جتنی واضح ہے۔ اتنی ہی دور بھی ہے۔ یہ ایک دن کا سفر نہیں۔ سفر ایک مہینہ ایک سال بلکہ ایک زندگی نہیں سینکڑوں ہزاروں زندگیوں سے بھی زیادہ طویل ہے۔ نسل ہا نسل سے بھی زیادہ طویل ہے۔ آپ یہ سنکر مایوس نہ ہوں۔ یہ اسی منزل مقصود کا ذکر ہے۔ جو انسانیت کے لئے اللہ تعالےٰ کے پیش نظر ہے۔ ہم تو صرف اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ ہمارا فرض اتنا ہی ہے۔ کہ اس سلسلہ کی ہم ایک مضبوط کڑی خود نبیں۔ اور اپنے سے اگلی کڑی کو مضبوط کر دیں۔ کہ یہ تسلسل قائم رہے۔ اور انسانیت بتدریج اپنی ارتقائی منزل مقصود کی طرف بڑھتی چلی جائے۔ اگر ہم اپنی آئندہ نسل کو مضبوط کڑی نہ بنائینگے تو جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ اس رشتہ سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے گا۔ اور ہماری اپنی پختگی بے کار جائے گی۔ ہم اس بُور کی طرح خاک در خاک ہو جائیں گے۔ جو آم بننے سے پیشتر ہی جھڑ جاتا ہے۔

یہ تو اس حقیقت کا انفرادی پہلو ہے۔ اجتماعی یا قومی پہلو سے دیکھیں۔ تو جو قوم اپنی آئندہ نسل کو اپنے مقصد کے نقطۂ نظر سے نشوونما نہیں دیتی۔ وہ قوم کی قوم تباہ ہو جاتی ہے۔ اور اپنی تباہی سے وہ اللہ تعالےٰ کے عظیم الشان مقصد کو تو نقصان نہیں پہنچاتی۔ لیکن خود اس سلسلہ سے کٹ جاتی ہے۔ اور نسیاً منسیاً ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کسی اور قوم کو کھڑا کر دیتا ہے۔

(۴)

اس ضمن میں ہمارے کام کے دو پہلو ہیں۔ اول خود اپنی تعلیم و تربیت۔ دوم اپنی قریب کی آئندہ نسل یعنی اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت اس سے غافل نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس قدر اس اہم ترین کام کے لئے توجہ کی ضرورت تھی۔ نہ ہمارے افراد نے انفرادی طور پر اور نہ مختلف جماعتوں نے اجتماعی طور پر اسکی اہمیت کو محسوس کیا۔

ہماری جماعت میں ہزاروں افراد ہیں۔ جو خلوص دل سے اسلام کے والہ و شیدا ہیں۔ لیکن تعلیم و تربیت کے فقدان کی وجہ سے جماعت کی اہمیت اور اسکی منزل مقصود کی اہمیت کو جیسا کہ چاہیئے نہیں سمجھتے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم ایک بہت بڑے پیمانہ پر اس مہم کا از سر نو آغاز کریں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری بڑی سے بڑی قربانیاں بھی اسی وقت تک صحیح اثر پیدا نہیں کر سکتیں جب تک ہم اپنی منزل مقصود کا صحیح طور پر عرفان حاصل نہ کریں۔ اور یہ بغیر تعلیم و تربیت کے ناممکن ہے۔

بے شک ہماری جماعت اس لحاظ سے دوسروں سے بہت آگے ہے۔ لیکن منزل مقصود کی شان کے مقابلہ میں اسکی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یاد رکھیئے یہ کام ہمیں نے سرانجام دینا ہے۔ اگر ہم یہ اپنا کام خود سرانجام نہیں دیں گے۔ تو دوسرے آ کر نہیں کر دیں گے۔

اس وقت ہمارے سامنے قادیان دارالامان سے ایک آمدہ خط ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے درویش بھائیوں نے اسکی اہمیت کو خوب سمجھ لیا ہے۔ اور وہ اس عظیم مہم کا آغاز از سر نو کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو مندرجہ ذیل عبارت جو اس خط سے نقل کی جا رہی ہے:۔

"آج سے نئے اور چھوٹے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام باقاعدہ رنگ میں جاری ہو گیا ہے۔ تین معلم تعلیم کے لئے

باقی صفحہ ۸ پر

خطبہ جمعہ نمبر ۱۹

مسجد ہالینڈ اور مسجد واشنگٹن کے لئے چندہ کی تحریک

بوجھ سے مت ڈرو بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲؍ مئی ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اصل میں تو عمر کا تقاضا ہوتا ہے کہ انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے ایک بیماری جاتی ہے۔ تو دوسری آ جاتی ہے۔ بظاہر وہ بیماریاں الگ الگ قسم کی نظر آتی ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کی وجہ ایک ہی ہوتی ہے۔ یعنی عمر کا تقاضا پچھلے دو تین دنوں سے مجھے شدید امتلاء کی تکلیف ہے۔ جیسے تخمہ یا ہیضہ میں ہوتی ہے۔ ابھی پوری طرح افاقہ نہیں ہوا۔ اب بھی بعض دفعہ اس کا دورہ ہو جاتا ہے۔

میں آج نہایت ہی اختصار کے ساتھ جماعت کو ان چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کا اعلان کچھ عرصہ سے وکالت مال کی طرف سے اخبار میں ہو رہا ہے یعنی

مسجد ہالینڈ اور مسجد واشنگٹن

کے لئے چندہ کی تحریک۔ دنیا میں ہر زمانہ میں کچھ آبادی کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اور کچھ تہذیب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ مذہب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں چند اقوام کو دنیا میں خصوصیت حاصل ہے۔ ایک تو اس وقت ہندوستان کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے یعنی وہ ہندوستان جس میں پاکستان اور بھارت دونوں شامل ہیں۔ بھارت میں احمدیت کا وہ مستقل مرکز موجود ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے موجودہ دور میں مرکزی مقام قرار فرمایا ہے۔ اور پاکستان میں اس وقت وہ فعّال مرکز ہے۔ جسکے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ پس مذہبی مرکز کے لحاظ سے تو ہندوستان یا وہ ملک جو پاکستان اور بھارت کا مجموعہ ہے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ پھر دوسرے نقطۂ نگاہ سے یعنی اصلیت کے لحاظ سے عرب ممالک نہایت ہی اہم حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ اسلام انہی سے نکلا۔ اور انہی سے باہر پھیلا۔ اور وہ مقامات جن کے ساتھ انسانی عبادات وابستہ ہیں وہیں واقع ہیں۔ لیکن اس وقت وہ فعّال مرکز نہیں۔

اسلام کی اشاعت اور تنظیم

کی طرف انہیں کوئی توجہ نہیں۔ غرض اصلیت کے لحاظ سے عرب ممالک دنیا پر فوقیت رکھتے ہیں۔ خواہ وہاں تبلیغ کا کام نہ ہو رہا ہو۔ تیسرا مرکز اس وقت جنوب مشرقی ایشیا ہے۔ جو آبادی کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت اور عظمت رکھتا ہے۔ انڈو چائنا۔ ملایا۔ سیام انڈونیشیا اور فلپائن ان کو اگر ملا لیا جائے۔ تو آبادی کے لحاظ سے یہ علاقہ دنیا کا تیسرا حصہ ہے۔ لیکن رقبہ کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا حصہ تو کجا چھٹا حصہ بھی نہیں۔ ان ممالک میں سے جو اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والا علاقہ ہے وہ انڈونیشیا کا ہے۔ انڈونیشیا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اسلام اگر مشرقی ایشیا میں ترقی کر سکتا ہے۔ تو صرف یہی ملک اس کا مرکز ہو سکتا ہے۔ چین میں بھی مسلمان ہیں۔ لیکن اتنی آبادی نہیں جتنی انڈونیشیا کی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اقلیت کی حالت میں ہیں۔ اور اپنے وجود کو غیر مسلموں سے منوا نہیں سکتے۔ انڈونیشیا کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے۔ کہ یہ ملک ایشیائیوں کے ماتحت بھی ہے۔ اور اس میں آبادی بڑھنے کے سامان بھی موجود ہیں۔ بورنیو کا جزیرہ ہندوستان کے نصف سے بڑا ہے۔ لیکن اس کی آبادی صرف ۲۵۔ ۳۰ لاکھ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ مسلمانوں کا ایک حصہ ایسے ملک پر قابض ہے۔ کہ وہاں دس پندرہ کروڑ کی آبادی بڑھائی جا سکتی ہے۔ یہ فوقیت اور کسی ملک کو حاصل نہیں۔ باقی ملک گنجان طور پر آباد ہیں۔ اور ترقی کی گنجائش ان میں موجود نہیں۔ پھر انڈونیشیا کا ہالینڈ سے تعلق ہے۔ اور چونکہ وہ چھوٹا سا ملک ہے انڈونیشیا کے اس کے ساتھ ملنے کی وجہ سے مسلمانوں کی آبادی ڈچ ایمپائر میں بڑھ جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے ایک یورپین ایمپائر میں مسلمانوں کا حصہ زیادہ ہو کر مسلمانوں کا سیاسی نفوذ بڑھ جاتا ہے۔

چوتھی اہمیت

امریکہ

کو حاصل ہے۔ جو اسے تہذیب اور کمال کے لحاظ سے حاصل ہے۔ امریکہ کی تنظیم دولت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت حکومت اور تہذیب کے لحاظ سے سارے ملکوں میں نمبر اول پر ہے

پانچویں خصوصیت دنیا کے ملکوں میں سے افریقن قبائل کو حاصل ہے۔ خصوصاً وسطی قبائل کو۔ شمالی حصہ پہلے سے مسلمان ہے۔ اور جنوبی حصہ پر بعض مغربی قومیں قابض ہیں لیکن وسطی حصہ ابھی تک مقامی لوگوں کے ماتحت ہے۔ اور اس میں اب بیداری کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی وقت چوٹی کے ملکوں میں شامل ہو جائیگا۔ یہ پانچ ایسے ملک ہیں جو دوسرے ممالک پر اہمیت اور خصوصیت رکھتے ہیں۔

ان میں سے چار ملک ایسے ہیں جن میں نمایاں طور پر احمدیت کو خصوصیت حاصل ہے مثلاً پاکستان اور ہندوستان میں جنکو آجکل ایشیا میں سیاسی برتری حاصل ہے۔ یہاں

احمدیت کے مراکز

واقع ہیں۔ انڈونیشیا ان ابتدائی ممالک میں سے ہے۔ جہاں احمدیت پھیلی اور پھیل رہی ہے۔ افریقہ میں اگر کوئی اسلامی جماعت کام کر رہی ہے۔ یا کسی اسلامی جماعت کو نفوذ اور اثر حاصل ہے۔ تو وہ احمدیہ جماعت ہے۔ اور امریکہ میں بھی ہماری ہی جماعت کی تبلیغ ہو رہی ہے اور وہاں کے لوگوں کو احمدیت میں صرف داخل ہونے کی توفیق ہی نہیں ملی۔ بلکہ انہیں قربانی کرنے کی بھی توفیق ملی ہے۔ یوں تو اتنے بڑے ملک میں چار یا پانچ سو لوگوں کا احمدی ہو جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن جنس دیکھی جاتی ہے۔ تعداد کی کمی اور زیادتی کو نہیں دیکھا جاتا۔ ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ کتنے لوگوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ وہ کتنی قربانی کرنے والے ہیں۔ مثلاً بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ مسٹر رشید احمد یہاں ہیں اور سینٹ لوئیس سے بھی مجھے خط آیا ہے کہ ایک نوجوان یہاں آنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اسی طرح سفید لوگوں میں سے بھی ایک عورت نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یہاں آنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ہمارے نزدیک تو سفید اور سیاہ سب برابر ہیں لیکن امریکہ میں ان میں ایک حد تک امتیاز اب تک برتا جاتا ہے۔ میں نے اس عورت کو فی الحال یہاں آنے سے روک دیا ہے۔ یہ چار ملک ہو گئے۔

عربی ممالک میں بے شک ہمیں اس قسم کی اہمیت حاصل نہیں۔ جیسی ان ممالک میں حاصل ہے۔ لیکن پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہو گئی ہے۔

اور وہ یہ کہ فلسطین میں جین مرکز میں اگر مسلمان رہے ہیں۔ تو وہ صرف احمدی ہیں۔ بعض ہندوستانی اخبارات جن کو دشمنی کی وجہ سے ہمارا یہ کام قابل اعتراض نظر آیا ہے لکھتے ہیں کہ اگر انہیں فلسطین سے یہودیوں نے نہیں نکالا تو ضرور یہ یہود سے ملے ہوئے ہیں۔ جیسے ہم جب قادیان میں حملہ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ تو سب لوگ ہماری تعریفیں کرتے تھے۔ لیکن اب کہتے ہیں کہ چونکہ احمدی ابھی تک قادیان میں بیٹھے ہیں۔ انہیں ہندوستان سے ضرور کوئی تعلق ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ

دو لاکھ کے قریب عرب

ابھی مقبوضہ فلسطین میں ہیں۔ مگر جو فوقیت ہمیں حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ہم عین مرکز میں موجود ہیں۔ جیسے بھارت میں ابھی چار کروڑ مسلمان پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں جو فوقیت حاصل ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم اس مرکز میں موجود ہیں۔ جہاں دوسرے مسلمان نہیں پائے جاتے۔ دوسرے شام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہاموں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ احمدیت کے دور میں وہ خصوصیت حاصل کرے گا۔ ان سب ممالک میں ہم نے احمدیت کا دائرہ وسیع اور منظم کرنا ہے۔ ان میں سے افریقہ میں جماعت سب سے زیادہ ہے اور ایسٹ افریقہ اور ویسٹ افریقہ دونوں کو ملا کر ایک لاکھ کے قریب جماعت ہو جاتی ہے۔ اور پھر ان میں سرعت کے ساتھ احمدیت بڑھ رہی ہے۔ اور درجن کے قریب ہمارے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ بلکہ اگر مقامی مبلغوں اور معلموں کو ملا لیا جائے تو وہاں ۵۰۔۶۰ سے زائد مبلغ کام کر رہے ہیں۔ امریکہ میں اس وقت چار مبلغ کام کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک امریکہ کے مرکز میں مسجد نہیں بنی تھی اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ واشنگٹن جو

امریکہ کا دارالحکومت ہے

وہاں مسجد بنائی جائے۔ بلکہ ایک مکان سوا لاکھ روپیہ کو خرید لیا گیا ہے۔ اس کے لئے دو ماہ سے جماعت میں چندہ کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ میری طرف سے تحریک نہیں ہوئی۔ حالانکہ جو الہامی سلسلے ہوتے ہیں۔ اُن میں افراد کو نہیں دیکھا جاتا۔ کام کو دیکھا جاتا ہے۔ جب مرکز کی طرف سے کوئی تحریک ہو۔ تو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹے کارکن کی طرف سے ہی ہو۔ مرکزی ہی سمجھی جائے گی۔ اور اسے وہی اہمیت حاصل ہو گی۔ جو کسی مرکزی تحریک کو حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ سارے کام ایک ہی آدمی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ساری دنیا کو ایک آدمی سے عقیدت ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر ہر کام خلیفہ ہی کرے۔ تو وہ

اسلام کی طاقت

کا موجب نہیں ہوگا۔ بلکہ اسلام کی کمزوری کا موجب ہوگا۔ اور یہ چیز شرعاً ناجائز ہے۔ یہ تحریک کسی فرد کی طرف سے نہیں کی گئی۔ جماعت کی طرف سے کی گئی تھی۔ اور چاہیئے تھا۔ کہ دوست یہ نہ دیکھتے کہ یہ تحریک میں نے کی ہے۔ کسی ناظر۔ وکیل نائب وکیل یا کسی اور نے کی ہے۔ بلکہ وہ اس کی اہمیت کو دیکھتے اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں حصہ لیتے۔

امریکہ وہ ملک ہے۔ جو کھربوں میں کھیلتا ہے۔ اس کے لئے جو جگہ خریدی گئی ہے۔ وہ سوا لاکھ روپیہ کی ہے۔ اور پچیس ہزار ابھی اور اس پر خرچ ہو گا۔ درحقیقت یہ عمارت بھی وہاں کی عظمت کے لحاظ سے چھوٹی ہے۔ ان پر اثر ڈالنے کے لئے تو بیس پچیس (۲۰، ۲۵) لاکھ روپیہ کی عمارت چاہیئے تھی۔ لیکن موجودہ حالات میں صرف ڈیڑھ لاکھ پر ہی کفایت کی گئی ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بتایا ہے کہ ماہرین نے مشورہ دیا ہے کہ اگر یہ عمارت دو لاکھ روپیہ کی بھی مل جائے۔ تو اسے سستی سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ہمیں وہ ایک لاکھ بیس (۲۰) ہزار روپیہ میں مل گئی ہے اور اس پر خرچ

کرنے اور قانونی طور پر بعض اصلاحیں مہیا کرنے پر پندرہ بیس (۲۰) ہزار اور خرچ ہو چکا ہے۔ اور کل خرچ ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہو گا۔ واشنگٹن ایک اہم مقام ہے۔ جہاں یہ مکان احمدیت کی ترقی اور اس کی اشاعت میں مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ امریکہ کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے۔ اگر اس میں احمدیت پھیل جائے۔ تو اس مکان کے ذریعہ سے دوسرے ممالک پر بھی احمدیت کا اثر پڑے گا۔ اور امریکہ کے احمدیوں کے ذریعہ سے دوسرے ممالک میں احمدیت کو نفوذ اور اثر حاصل ہو گا۔

دوسری تحریک مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی ہے۔ کہتے ہیں عورتوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا۔ لیکن شاید ان کا دل بڑا ہوتا ہے۔ مردوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنا ہے۔ اور اس وقت تک صرف پونے بارہ ہزار کے وعدے ہوئے ہیں۔ اور عورتوں نے ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنا ہے۔ مگر اس وقت تک ان کے پونے سترہ ہزار کے وعدے ہیں۔ گویا عورتوں کے وعدے مردوں سے ڈیڑھ گنا ہیں۔ میرے پاس جو چندہ کی رپورٹیں آتی ہیں۔ اُن میں دس میں سے ۹ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں

عورتوں کا چندہ مردوں سے زیادہ

ہوتا ہے بہر حال ہالینڈ کو بھی یہ فوقیت حاصل ہے۔ کہ انڈونیشیا آزاد ہو گیا ہے۔ پس اب ان دونوں ملکوں کی آپس میں دوستی کے تعلقات بڑھتے جائینگے اور ڈچ کامن ویلتھ میں انڈونیشیا کے شامل ہونے کی وجہ سے چونکہ مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہو گی۔ اس لئے ڈچ مسلمانوں کی طرف مائل ہونگے اور ممکن ہے۔ کہ ہالینڈ اسلام کا مرکز بن جائے۔ اس لئے وہاں کی مسجد بھی ایک اہم مسجد ہے۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعہ دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کا خیال جانے دیں۔

مخلصین جماعت فوری توجہ فرمائیں

اس خطبہ سے دوستوں کو علم ہو جائیگا امریکہ کے صدر مقام واشنگٹن میں مسجد احمدیہ کے لئے ایک نہایت موزوں جگہ پر مکان کا انتظام کر لیا گیا ہے مکان کی قیمت اور ابتدائی اخراجات کے لئے دو لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ اور روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک پوری قیمت بھی ادا نہیں کی جا سکی مبلغ انچارج امریکہ کی طرف سے بذریعہ تار یہ فوری مطالبہ ہوا ہے۔ کہ انہیں رقم بھجوانے کا فوری انتظام کیا جائے جملہ مخلصین جماعت سیکرٹریان اور عہدہ داران خدام الاحمدیہ سے پرزور درخواست ہے۔ کہ وہ اولین فرصت میں اس طرف توجہ فرما کر اپنی جماعتوں کے وعدوں کی مکمل فہرستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ مرکز کو متوقع آمد کا اندازہ ہو سکے۔ اور اس کے بعد کوشش فرمائیں۔ کہ ان وعدوں کے مطابق نقد رقوم جلد سے جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی بھائی کو امریکہ میں تبلیغ اسلام کی اس مستقل بنیاد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

کہ ان پر کتنے بوجھ ہیں۔ وہ

ہمیشہ بوجھ کے نیچے

رہیں گے۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں رہا۔ جس پر کوئی بوجھ نہیں ہو گا۔ جس انسان پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا۔ وہ خود بوجھ بنا لیا کرتا ہے۔ مثلاً امیر لوگ ہیں وہ بھی بوجھ بنا لیتے ہیں۔ کہ کہیں ڈاکہ نہ پڑ جائے اور وہ لٹ نہ جائیں۔ پس بوجھ سے مت ڈرو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔ تم اپنی اس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو۔ تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی۔ بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے۔ جس پر بڑے بڑے لوگ جن کو بظاہر دولت اور اقتصاد حاصل ہوتا ہے۔ حسد کرتے ہیں یا رشک کرتے ہیں اور یا نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شکریۂ احباب

اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب کی دعاؤں کے طفیل میرے عزیز چچا جان خان بہادر احمد نواز جنگ سیٹھ احمد الہ دین سکندر آبادی کو اور ان کے فرزند خانصاحب دوست محمد الہ دین کو دو ماہ کی حراست کے بعد رہائی عطا فرمائی۔ آج اس امر کی اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے۔ الحمد للہ

میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور جملہ احباب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ازراہ ہمدردی و عنایت ان کے لئے دعائیں فرمائیں

(زینب حسن معرفت ڈپٹی کمشنر ملتان)

حضرت مولوی حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ

(از محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ)

ابا جان یعنی حضرت صوفی صاحب نے مارشس میں تیرہ برس تبلیغ فرمائی۔ اس کے بعد نصرت گرلز ہائی سکول میں آپ نے بطور ہیڈ ماسٹر کام کیا۔ پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مدرس رہے۔ ریٹائرڈ ہونے پر آپ قاضی مقرر ہوئے۔ ایک اچھے منصف ثابت ہونے پر آپ کو انعام بھی ملا۔ سالوں اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ رہے۔ برسوں مسجد محلہ دارالرحمت کے امام رہے آپ حافظ تھے۔ ایسے حافظ جس کو قرآن کریم کے ہر لفظ کی اصل جگہ فوراً بتا دینے میں کمال حاصل تھا۔

آپ نے بی۔ اے کی ڈگری لے چکنے کے بعد نہایت تھوڑی مدت میں قرآن کریم حفظ کیا۔ آپ کئی زبانیں جانتے تھے۔ مثلاً عربی۔ فارسی۔ انگلش فرنچ۔ کریولی۔ لاطینی اور اردو وغیرہ۔

آپ ہمیشہ سیر کے لئے کافی دور دور تک جایا کرتے۔ اکثر مرتبہ ہم بھی ساتھ ہوتے رستے میں آپ ہم کو قرآن کریم مع ترجمہ اور انگلش وغیرہ پڑھایا کرتے۔ رستہ میں چلتے وقت آپ پتھر کنکر وغیرہ ایک طرف کر دیتے۔ اور فرماتے۔ "تم لوگ جس راہ پر بھی کانٹے اور روڑے دیکھو۔ ہمیشہ اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا کرو۔ اس سے خدا تعالیٰ تم پر خوش ہوگا۔

ہم جب بہت چھوٹے چھوٹے تھے۔ تو مغرب کی نماز کے بعد آپ کے پاس جاتے۔ اور کہانی سننے کے لئے کہتے۔ تو ابا جان بڑی بلند اور دلکش آواز میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر جو قرآن کریم میں ہے۔ تلاوت فرماتے۔ چاروں طرف خاموشی چھا جاتی۔ یوں معلوم ہوتا۔ جیسے ابا جان کی رسیلی آواز کو ہوا بھی سننے کے لئے ٹھہر گئی ہو۔ کس قدر پر لطف ہوتے تھے وہ لطیف لمحات۔ پھر آپ ہم کو ان کی شروع سے لے کر آخر تک کہانی سناتے۔ آپ ہمیں اس قدر سمجھا سمجھا کر اور کھول کھول کر سناتے۔ کہ ہم صرف ایک دفعہ ہی سن کر اسے اب تک بھلا نہ سکے۔ اسی طرح وہ تمام انبیاءؑ کی کہانیاں جیسے جیسے کہ کلام پاک میں بتائی گئی ہیں۔ سنایا کرتے۔

آپ ماہ رمضان شریف میں چند منٹ بھی ضائع نہ ہونے دیتے۔ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ اور فرماتے چلے جاتے۔ تمام گھر میں آپ کی دلکش آواز گونجتی رہتی۔ آپ نے متواتر کئی دفعہ چھ چھ ماہ کے روزے رکھے۔ اور اپنی زندگی کی کئی راتیں محض خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دی تھیں۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالی۔ جب کبھی رات کے وقت میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ابا جان نماز کے تخت پر بیٹھے نہایت گریہ وزاری سے دعا مانگ رہے ہیں۔ یا قرآن کریم کی سورتیں آپ مسلسل پڑھتے چلے جاتے۔ تو میرا دل نہ جانے کیوں چاہتا۔ خدا کرے تمام دنیا پر اسی طرح سحر چھائی رہے۔ ابا جان اپنی پیاری پیاری آواز کے ساتھ تلاوت کرتے چلے جائیں۔ اور میں سنتی رہوں۔ اور کبھی بھی میرے کان اس آواز سے محروم نہ ہوں۔

ایک دفعہ پانچ سال کی عمر میں میں بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہو گئی۔ جب بے چینی اور تکلیف کی وجہ سے مجھے بہت بے قراری ہوتی۔ اور نیند مجھ سے کوسوں دور ہوتی۔ تو آپ آتے میری چارپائی کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتے۔ آپ اپنا مبارک ہاتھ میرے ماتھے پر رکھ کر دعا پڑھنا شروع کر دیتے۔ پڑھتے اور پڑھتے چلے جاتے حتیٰ کہ میں اپنی تمام بے چینی اور تکلیف کو بھول کر ان کی پیاری آواز میں کھو جاتی۔ اور پھر نہ جانے کب مجھے نیند آجاتی۔

پچھلے سال ان دنوں مجھے پھر ٹائیفائڈ ہو گیا۔ جب کبھی میں بے ہوش پڑی ہوتی۔ تو اس وقت بھی میں محسوس کرتی۔ جیسے ابا جان رضؓ مجھ پر جھکے ہوئے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے اپنی مخصوص آواز میں پڑھ رہے ہوں۔ اشفِ انت الشافی۔۔۔۔ ۔۔۔۔ اس وقت بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے۔ اور میں ان کی پیاری پیاری آواز میں مگن ہو کر پھر بے ہوش ہو جاتی۔

ایک دن ہمارے گھر میں سے ابا جان سے کسی نے پوچھا۔ "صبح تہجد کے وقت آپ کتنا قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ فرمانے لگے یہی کوئی آٹھ سات سپارے۔ اور کبھی کبھی دس بھی پڑھ لیتا ہوں۔" ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ مگر وہ تو یوں بتا رہے تھے۔ گویا کوئی معمولی سی بات ہو۔ امی آپ سے کہا کرتیں۔ کہ آپ روزہ رکھ کر اتنے زور سے تلاوت فرماتے ہیں۔ کیا آپ تھک نہیں جاتے۔ تو آپ جواب دیتے۔ "تلاوت میں مگن ہو کر میں سب کچھ بھول جاتا ہوں۔ مجھے یاد تک نہیں رہتا۔ کہ میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔ اور جب منہ بہت خشک ہونے لگتا ہے۔ تو میں منہ میں قرآن مجید پڑھتا رہتا ہوں۔" اور پھر فرماتے۔ "میں اس لئے ہر وقت کلام پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ کہ جب کبھی میں اپنے آقائے حقیقی کے سامنے جاؤں۔ تو اس کا کلام ہی میری زبان پر ہو۔ کاش ایسا ہی ہو۔" اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھئے۔ آپ وفات سے پہلے بیہوشی میں تلاوت ہی فرماتے رہے۔ آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ تھی۔ اور لبوں پر قرآن پاک کی آیات مقدسہ سبحان اللہ تعالیٰ

آپ کی وفات کے وقت (چونکہ قادیان سے آئے ہوئے ہمیں صرف ۱۶ دن ہوئے تھے) ہمارے پاس قرآن مجید نہ تھا۔ امی جان کو صرف پہلا سپارہ اور کچھ آخری سورتیں یاد تھیں۔ وفات کے بعد امی نے سورہ "یٰسین" پڑھی۔ اور پھر وفات کے بعد جتنا انہیں قرآن مجید یاد تھا۔ پڑھتی رہیں۔

ابا جان رضؓ نے اپنی ہی تلاوت پڑھنے کی طرز میں ہمارے چھوٹے بھیا حمید کو ایک رکوع یاد کروایا تھا۔ اور آپ اس سے اکثر سنا کرتے وفات سے ایک دن پیشتر بھی آپ نے سنا۔ اور آپ اس کے ساتھ ساتھ بھی پڑھتے رہے۔ وفات کے بعد ہم نے حمید بھیا سے کہا۔ کہ وہ آخری بار ابا جان کو وہی رکوع سنا دے۔ مگر رقت اور درد کی وجہ سے وہ سنا نہ سکا۔

آپ جب قادیان آئے۔ تو اس کے بعد آپکی والدہ صاحبہ بھی آگئیں۔ اور انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اس کے بعد وہ کافی مدت قادیان میں رہیں۔ ابھی آپ مارشس ہی میں تھے۔ کہ وہ اپنے وطن میں فوت ہو گئیں۔ قادیان بہشتی مقبرہ میں صحابہ رضؓ کے قطعہ میں آپ کا کتبہ بطور یادگار لگا دیا گیا۔ آپ اکثر مرتبہ انہیں یاد کر کے غمگین سے ہو جایا کرتے۔ مگر پھر بھی آپ کے لبوں پر آپ کی مخصوص مسکراہٹ چھائی رہتی۔ گو آنکھیں آنسو بہانے میں بدستور مصروف رہتیں۔

جب ہم چھوٹے تھے۔ تو ایک دفعہ آپ کے ساتھ مقبرہ بہشتی میں گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے روضہ مبارک پر دعا کرنے کے بعد آپ ہمیں صحابہ رضؓ کے قطعہ کی طرف لے گئے۔ اور مختلف صحابہ رضؓ کے کتبے دکھا دکھا کر ان کی چند ایک باتیں بتلاتے جاتے۔ کافی دور جا کر آپ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بہت زیادہ تر تھیں۔ اور ہم سب حیران تھے۔ ایک دم آپ نے اپنے ہاتھ سے گلاب کے پودوں کو ایک طرف کیا۔ اور ہم سے فرمانے لگے۔ "بھلا پڑھو تو" اور جب ہم نے نام پڑھا۔ تو آپ کے چہرے پر ایک عجیب سی چمک جھلکنے لگی۔ ہمیں ابھی تک کچھ سمجھ نہ آئی تھی۔ فرمانے لگے۔ آگے پڑھو۔ اور ہمارے دوبارہ پڑھنے پر "والدہ مکرمہ حافظ صوفی غلام محمد صاحب مبلغ مارشس کے الفاظ پڑھے۔ تو تب ہم کو پتہ چلا۔ کہ یہ ہماری دادی اماں جی کا کتبہ ہے۔ اور پھر جب بھی ہم لوگ جاتے۔ تو کتبے پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرتے۔ اور آپ کی آنکھوں میں آنسو چمکتے رہتے۔ اور آپ یہ شعر گنگنایا کرتے۔ "اے میری پیاری اماں۔ اے میری جان اماں۔" ہم نے کبھی آپ کو کوئی شعر کثرت سے گنگناتے نہیں سنا سوائے درثمین۔ کلام محمود یا اس شعر کے۔

آپ حد سے زیادہ ہر دلعزیز تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم سیر کے لئے گھر سے نکلتے۔ تو کئی ہندوؤں۔ سکھوں کے ننھے ننھے بچے بھی اپنا کھیل وغیرہ چھوڑ چھاڑ کر ہمارے پاس بھاگ آتے۔ اور ابا جان کو جھک جھک کر سلام کرنے لگتے۔ اسی طرح ایک دن میں اور آپ اکیلے سیر کے لئے جا رہے تھے۔ میں قرآن کریم لانا بھول گئی تھی۔ آپ آیتیں پڑھتے اور میں ان کا ترجمہ کرتی جاتی تھی۔ کہ ہم نے دیکھا۔ دور سے دو ننھے ننھے بچے ہاتھوں میں گلی ڈنڈا تھامے بھاگے آرہے ہیں۔ ایک دم ہمارے پاس آکر اپنے مٹی سے لت پت ہاتھوں سے آپ رضؓ سے مصافحہ کیا۔ اور پوچھنے لگے۔ "مولوی صاحب کل آؤ گے؟" "ہاں میں ضرور آؤں گا انشاء اللہ" آپ نے جواب دیا۔ اور پھر وہ اس سمت بھاگ گئے۔ جدھر سے آئے تھے۔

جب میں نے آپ سے ان کے متعلق پوچھا۔ تو آپ مسکرا کر فرمانے لگے۔ "مجھے نہیں معلوم یہ کون ہیں۔ یہ دونوں اکثر مجھے ملا کرتے ہیں۔ اور یونہی پوچھا کرتے ہیں۔" میں یہ سنکر بہت متعجب ہوئی۔

ایک دفعہ آپ بازار سے واپس آئے۔ آپ بے حد خوش تھے۔ اور برابر مسکراتے جا رہے تھے۔ ہمارے پوچھنے پر فرمانے لگے "تم جانتے ہو۔ آج مجھے حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب نے مبارکباد دی ہے۔ اس لئے کہ میں نے قرآن کریم بہت جلد حفظ کیا تھا۔ اور اسی وجہ سے قرآن کریم کا انگلش میں جو ترجمہ چھپ رہا ہے نا۔ اس کے پہلے صفحہ پر میرا نام چھاپا گیا ہے۔" آپ خوشی میں سرشار نظر آرہے تھے اور خوش ہوتے بھی کیوں نہ۔ اپنے اس استاد سے مبارکباد لیکر آئے تھے۔ جس کی آپ انتہا سے زیادہ قدر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ جرمنی میں تبلیغ اسلام

خصوصیات اسلام پر تقاریر۔ ایک ترک کا قبول احمدیت۔ نومسلم احباب کی تربیت۔ پریس انٹرویو

رپورٹ ہمبرگ مشن بابت ماہ اپریل ۱۹۵۰ء

(از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے انچارج ہمبرگ مشن (جرمنی)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جرمنی میں تبلیغ اسلام کا کام آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یورپ میں ترقی اسلام سے وابستہ پیشگوئیاں اور الہامات پورے ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ مخالفتوں۔ ناساعد حالات اور مشکلات کے باوجود ہمارا قدم بفضلہ تعالیٰ ترقی کی طرف جا رہا ہے۔ ماہ زیر رپورٹ میں بھی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت تبلیغ احمدیت کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر احباب کی خدمت میں رپورٹ کارگذاری دعا کی درخواست کے ساتھ پیش ہے۔

ماہوار تبلیغی میٹنگ

حسب دستور اس ماہ میٹنگ کے انعقاد کا ۱۴ اپریل کو انتظام کیا۔ زیر تبلیغ احباب کی خدمت میں دعوت نامے بھجوائے۔ ایک روزنامہ اخبار میں میٹنگ کا اعلان کروایا۔ شام کے آٹھ بجے میٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے نصف گھنٹہ تک اسلام اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ آج دنیا میں امن صرف اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام صلح امن اور آشتی کا مذہب ہے۔ اسلام انسان اور اس کے خالق کے درمیان مضبوط تعلقات قائم کرنے کے ایسے ذرائع پیش کرتا ہے جن پر عمل کرتے ہوئے انسان خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق قائم کر سکتا ہے۔ نیز اسلام تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کو قائم کرتا ہے اور تمام مذاہب کے درمیان یگانگت پیدا کرنے کے ذرائع پیش کرتا ہے۔ ایک مسلم تمام انبیاء پر ایمان لانا اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اسلام کی اقتصادی تعلیمات کو بھی مختصراً پیش کیا اور اس بات کو ثابت کیا کہ دنیا کی اقتصادی مشکلات کا علاج اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ آخر میں لیگ آف نیشنز کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ تقریر کے بعد حاضرین نے کئی ایک سوالات دریافت کئے جن کے خاکسار نے جوابات دیئے۔

ایک سوسائٹی میں تقریر

۲۸ اپریل کو خاکسار نے اسلامی تعلیمات کے متعلق بدھوں کی ایک مجلس میں ان کی دعوت پر تقریر کی یہ تقریر ایک وسیع ہال میں ہوئی جو کہ حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس تقریر میں اسلامی تعلیمات کی خصوصیات کو خاکسار نے نصف گھنٹہ تک بیان کیا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ اسلام کا مقصد دنیا میں امن اور عالمگیر اخوت کو قائم کرنا ہے اس سلسلہ میں نماز روزہ۔ زکوٰۃ اور حج کی فلاسفی کو کھول کر بیان کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پیش کرتے ہوئے حضور کی پیشگوئیوں اور الہامات کو پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح یہ پیشگوئیاں غیر معمولی طور پر پوری ہوئیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آج روئے زمین پر صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔

برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر کے اعزاز میں دعوت

برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر کے سفر پاکستان کے موقع پر خاکسار نے ان کے اعزاز میں ۸ اپریل کو دعوت کا انتظام کیا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی زیر تبلیغ احباب بھی شریک ہوئے اس موقع پر خاکسار نے برادرم موصوف کے کام اور مشن کے سلسلہ میں خدمات کا ذکر کیا اور ان پر آئندہ مرکز احمدیت میں عائد ہونے والی ذمہ واریوں کو بیان کیا۔ برادرم موصوف کا وجود ہمبرگ مشن کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید رہا۔ خاکسار کی تمام کاموں میں اخلاص سے امداد کرتے رہے اور ہر کام کے لئے اپنے آپ کو خوشی سے پیش فرماتے رہے آپ ۱۱ اپریل کو ہوائی جہاز کے ذریعے پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔ خاکسار نے ہوائی اڈہ پر انہیں الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو وہ جن اغراض کے پیش نظر انہوں نے یہ سفر اختیار کیا ہے انہیں محض اپنے فضل و کرم سے پورا فرمائے۔

تبلیغی ملاقاتیں اور پریس انٹرویو

تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی بفضلہ تعالیٰ بدستور جاری رہا۔ ہمبرگ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر (نام ناخواندہ) نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ ایک اور دوست بھی وہاں موجود تھے دو گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح یونیورسٹی کے سابق پروفیسر Heinrich کے ہاں انہیں ملنے گیا۔ اور دیر تک ان سے اسلام کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر کی اہلیہ محترمہ خاص طور پر زیر تبلیغ رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ اپنے ترک دوست مسٹر محمد امین صاحب کے ہاں جاتا رہا۔ اور ان سے اور ان کی اہلیہ محترمہ سے احمدیت کے متعلق گفتگو کے مواقع ملتے رہے۔ پریس انٹرویو بفضلہ تعالیٰ جاری رہے۔ ایک جرنلسٹ مسٹر TELLNO نے اپنے ہاں مدعو کیا سارا دن ان کے ہاں گزارا۔ اور اسلام اور احمدیت کے متعلق ان سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ جرمن نیوز ایجنسی کی نمائندہ ملنے کے لئے آئیں۔ میرا ایک انٹرویو Bremen کی ایک اخبار میں شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ علیحدہ انشاء اللہ احباب کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ ہمبرگ کی ایک اخبار Hamburger Freie Presse کا نمائندہ بھی انٹرویو کے لئے آیا۔ اسی طرح ایک اور جرنلسٹ مسٹر Drews سے بھی انٹرویو ہوا۔ یہ انٹرویو انشاء اللہ عنقریب شائع ہوں گے۔

تربیت احباب

احباب جماعت کی تربیت میں بھی کوشاں رہا۔ ہفتہ وار اجلاس جاری رہے۔ جن میں احباب شامل ہوتے رہے۔ علاوہ ازیں انفرادی ملاقات بھی کرتا رہا ہمارے احمدی دوست برادرم عبد الرحیم صاحب قاعدہ یسرنا القرآن باقاعدہ سمجھ کر پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح نماز عربی میں یاد کر رہے ہیں۔ خاکسار ہر ہفتہ کے دن وہاں جاتا رہا۔ برادرم عبد الحمید صاحب سے بھی ملنے کے مواقع ملتے رہے۔ اور ان سے تربیتی امور کے بارہ میں گفتگو کرتا رہا۔

ایک بیعت

ماہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ نے ہمارے ترک دوست محمد امین صاحب کو مورخہ ۷ اپریل کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ دوست دیر سے زیر تبلیغ تھے۔ ماہ زیر رپورٹ میں ان سے سات دفعہ ملاقات کی۔ نیز وہ مشن کے کاموں میں حصہ لیتے اور دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔ اور ان کے مشورے بفضلہ تعالیٰ مفید ثابت ہوتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے سینہ کو قبول احمدیت کے لئے کھول دیا۔ اور بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور ان کی بیعت بہتوں کی ہدایت کا موجب ثابت ہو۔

متفرق

ماہ زیر رپورٹ میں اپنا ماہوار رسالہ Der Islam زیر تبلیغ احباب کی خدمت میں بھجوایا۔ اسی طرح بعض زیر تبلیغ احباب کو ہمبرگ سے باہر لٹریچر بھجوایا۔ ۲۱ اپریل کو برادرم شیخ احمد محمود صاحب لنڈن سے تشریف لائے۔ برادرم موصوف اپنے کام کے علاوہ مشن کے کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں نوازے۔ اور سلسلہ عالیہ کی ترقیات کے سامان جلد از جلد بہم پہونچائے۔ اللھم آمین

(بقیہ صفحہ ۵)

فرماتے تھے۔ اور آپ ان کے نام نامی کو ہمارے سامنے ہمیشہ مثالاً بیان فرمایا کرتے۔

آپؓ وفات سے پیشتر حضرت مولوی صاحب سے ملنے کے بہت مشتاق تھے۔ مگر افسوس اس وقت بہت مجبوریاں تھیں ہم ان سے بہت دور تھے۔ اور اباجان سفر کے قابل بالکل نہ تھے۔ مگر پھر بھی کس قدر خوش قسمت تھے آپ۔ جب آپ کی نعش مبارک کو رتن باغ میں لے جایا گیا۔ تو حضرت مولوی صاحبؓ نے اپنی دیکھ کر اپنے مقدس آنسو اور پرخلوص دعائیں دیں۔ اور پھر آپ کی یاد میں ایک مضمون بھی تحریر فرمایا۔ مگر چند یوم کے بعد خود بھی اپنے شاہد حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آخر میں اپنے محترم بزرگان درویشان قادیان۔ اور صحابہ کرام اور دیگر احباب سے مؤدبانہ و عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کے قدموں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

سنگا پور سے مولوی محمد صادق صاحب فاضل اطلاع دیتے ہیں کہ ایک مباحثہ عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ (نمائندہ وکیل التبشیر تحریک جدید)

انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(۲)

نوٹ:- گذشتہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی میعاد ۳۰ راپریل ۵۰ء تک ختم ہوگئی ہے یکم مئی ۵۰ء سے ۳۰ راپریل ۵۳ء تک ۳ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منظور کئے گئے ہیں نئے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ دو ہفتہ کے اندر اندر گذشتہ عہدیداران سے چارج لے کر رپورٹ ارسال کریں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	عہدیداران و پتہ
۱۲	رسالپور راولپنڈی	پریذیڈنٹ	صوبیدار عبد الغنی صاحب 72 Armd w/shop P.E.M.E
		سیکرٹری مال	بابو سردار شبیر احمد خاں صاحب لودھی ایم۔ ای۔ ایس
		" تعلیم و تربیت	مولوی غلام حسین صاحب فرآرڈ اینڈ آئی سیکشن۔ آر بی اے الیف کالج
		" تبلیغ	چوہدری بشیر احمد صاحب چارج آرڈیننس فیلڈ پارک
		" وصایا	صوبیدار عبد الغنی صاحب
		آڈیٹر	بابو عبد العزیز صاحب Contaanment Board
۱۳	حیدر آباد سندھ	پریذیڈنٹ	ماسٹر رحمت اللہ صاحب ۱۱۶/۳ صدر حیدر آباد
		سیکرٹری مال	بابو عبد الغفار خانصاحب فوٹو سپیڈ رسالہ روڈ
		" امور عامہ	" " "
		" تبلیغ	مولوی عبد الواحد خانصاحب معرفت فوٹو سپیڈ رسالہ روڈ
		" تعلیم و تربیت	" " "
۱۴	خوشاب ضلع سرگودھا	پریذیڈنٹ	ملک شیر بہادر خانصاحب گلی نمبر ۳ خوشاب
		سکرٹری مال	مولوی عبد الکریم صاحب محلہ امیر انوالہ
		" تعلیم و تربیت	" " "
		" امور عامہ	[illegible] اسمٰعیل [illegible] اور سرنہ گم [illegible] خوشاب
		" وصایا	قریشی عبد الحق صاحب نزد جامع مسجد
		" تبلیغ	بابو بشارت احمد صاحب محلہ حکیماں والہ
		آڈیٹر	" " "
۱۵	ڈنگہ ضلع گجرات	پریذیڈنٹ	میاں احمد دین صاحب
		سکرٹری مال	" "
		" تبلیغ	میاں اسلام دین صاحب
		" تحریک جدید	" " "
		" ضیافت	محمد ابراہیم صاحب
۱۶	پسرور ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	چوہدری عزیز الدین احمد انسپکٹر زراعت
		وائس "	بابو محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر
		سیکرٹری مال	ملک نذیر احمد صاحب کمشن ایجنٹ دفاتر منڈی
		" تعلیم و تربیت	ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ویلی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول
		" دعوۃ تبلیغ	ابو المبارک محمد عبد اللہ صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول
۱۷	چک ۹۶ گ ب جڑانوالہ ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	منشی بشیر احمد صاحب
		وائس "	حکیم روشن دین صاحب
		سکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری عبد الکریم صاحب
		" تبلیغ	مولوی جمال الدین صاحب
		" مال	منشی بشیر احمد صاحب
		" امور عامہ	چوہدری محمد اسماعیل صاحب
		" ضیافت	محمد سعید احمد خاں صاحب
		آڈیٹر	چوہدری محمد اسماعیل صاحب
۱۸	گجرات	سیکرٹری تعلیم و تربیت	شیخ عبد الغفور صاحب تاجر کتب مسلم بازار گجرات
		" تبلیغ	منشی عبد العزیز صاحب اوپل محلہ رنگپورہ گجرات
		" مال	راجہ نور اللہ صاحب B.A معرفت ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب لائن پولیس ہسپتال گجرات
		" وصایا	منشی محمد ابراہیم صاحب پنشنر متصل مسجد کھجور والی گجرات
		" تحریک جدید	ڈاکٹر مولا بخش صاحب محلہ نجو پورہ گجرات
		" ضیافت	بابو محمد یوسف صاحب گورنمنٹ پنشنر رنگپورہ گجرات
		" آمین	" " "
		آڈیٹر	مولوی ظہور الدین صاحب ایڈووکیٹ گجرات
		محاسب	منشی محمد ابراہیم صاحب پوسٹمین مسجد کھجور والی گجرات

درخواست دعا

میرے چچا فضل الدین صاحب ہیڈ ... آف قادیان چند روز سے چوہڑ کانہ منڈی میں شدید بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
رشید احمد زنانہ باغ لاہور

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

با اختیارات سپیشل کلکٹر

حیات ولد شاہ فضل حسین وبنی بخش پسران ددلیہ۔ گہنا ولد جلال قوم جٹ ڈھول کلاں تحصیل گجرات۔

بنام

روشن لال ولد کرم پال قوم کھتری ساکن ڈھول کلاں تحصیل گجرات

داگزاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی سکونت ترک کرکے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۶/۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

6 5/50

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

انسانی ضرورتوں کی تکمیل سے جنگ کا خطرہ دور ہوتا چلا جائیگا

مسٹر اٹیلی کی تقریر

لندن ریڈیو سے ۱۷ مئی: برطانیہ کے صنعتی میلے کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے کہا ہماری بین الاقوامی تجارت کے زاویہ نگاہ سے یہ سالانہ تقریب نہائت اہم بن چکی ہے۔ برطانوی صنعت کیلئے بھی صنعتی میلہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی برطانیہ کا سارا مستقبل ہماری بیرونی تجارت پر منحصر ہے۔ "آؤ۔ ہم ایک لمحہ کے لئے اس کامیابی پر غور کریں جو ہم نے حاصل کی ہے۔ ہم نے صنعت اور زراعت دونوں میں اپنی قومی پیداوار بڑھائی ہے۔ قبل از جنگ کی سطح کے مقابلہ میں ہماری برآمد میں پچاس فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ نرخ بھی مقابلے کے ہیں۔ ڈالر والے علاقوں کو برآمد میں ہم نے ڈالر کی قدر اتنی بڑھالی ہے۔ کہ یہ ڈالر کی قیمت گھٹنے سے پہلے کی سطح سے اوپر ہے۔ اور سٹرلنگ کی صورت میں یہ اضافہ دو تہائی تک پہنچ گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

"دوسرے ہمارا یہ پرانا ملک ابھی تک نئے مشاغل اور ایجادات سے پُر ہے۔ میں نے قدرتی طور پر برطانوی زاویہ نگاہ سے اس میلے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کی اہمیت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ ہم دنیا کے کونے کونے میں معیارِ زندگی بلند کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے صنعتی میلے میں جو مادی اور ٹھوس کارنامے دکھائے گئے ہیں۔ ہم ان سے ہر قوم کو مستفید کرنا چاہتے ہیں۔ ہمہ گیر امن کے لئے بین الاقوامی تجارت اور بین الاقوامی اختلاط نہائیت ضروری عناصر ہیں۔ ہم انسانی ضرورتوں کی تکمیل پر جتنی توجہ دیں گے۔ جنگ کا خطرہ اتنا ہی دور ہوتا چلا جائے گا۔

ترکیہ کے عام انتخابات میں عصمت انونو کی پارٹی کو شکست

انقرہ ۱۷ مئی:- ترکیہ کے عام انتخابات میں حزب مخالف نے غازی عصمت انونو کی پارٹی کو شکست دیدی ہے۔ اب تک جن حلقوں سے انتخابی نتائج کا اعلان ہوا ہے۔ اس کے مطابق حزب مخالف پارلیمنٹ کی کل ۴۸۷ نشستوں میں تقریباً چار سو پینتیس ۴۳۵ نشستوں پر قابض ہو چکی ہے۔

جنوبی افریقہ کا گروپ ایریا بل ملتوی کر دیا گیا

ہنبرگ ۱۷ مئی: پاکستان اور بھارت کی اپیلوں کی وجہ سے اب یہ بات تقریباً یقینی ہو گئی ہے۔ کہ گروپ ایریا بل جس کے ماتحت یونین کی مختلف قوموں کو علیحدہ علیحدہ علاقوں میں رہنا ہوگا اسمبلی کے اس اجلاس میں پیش نہیں ہوگا۔ پاکستان اور بھارت نے زور دیا ہے کہ جنوبی افریقی ہندوستانیوں کے متعلق مجوزہ گول میز کانفرنس تک یہ مسودہ قانون ملتوی کر دیا جائے۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ التوا کی ایک وجہ یہ اپیلیں ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حکومت کے اعلیٰ قانونی مشیر اس وقت ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں ہیں۔ اور حکومت کے سامنے قانون سازی کا ایک طویل پروگرام ہے۔ جسے آئندہ مہینے کے اوائل میں ایوان کے ملتوی ہونے کے پہلے پورا ہو جانا ہے۔

اسیرانِ جنگ اسی ماہ اپنے ملکوں میں واپس پہنچ جائیں گے

راولپنڈی ۱۷ مئی:- معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے ساتھ جنگی قیدیوں کے مبادلہ کے انتظامات اب تکمیل کے آخری مرحلوں میں ہیں۔ پتہ چلا ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے فوجی ہیڈکوارٹر اس سلسلے میں تفصیلات مکمل کر رہے ہیں۔ دونوں ہیڈکوارٹروں نے ایک دوسرے کو ان جنگی قیدیوں کی فہرستیں بھیج دی ہیں۔ جو ان کے قبضے میں ہیں۔ اور انہیں بہت جلد اپنے اپنے ملک کو واپس بھیج دیا جائے گا۔

اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مبادلہ اس ماہ کے اختتام سے پہلے پہلے عمل میں آجائے گا۔ اور ممکن ہے یہ جنگی قیدی اس سے پہلے ہی اپنے اپنے گھروں کو پہنچ جائیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچھلے ماہ بھارت اور پاکستان کے وزراء اعظم کے درمیان کراچی میں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں تمام جنگی قیدیوں کے مبادلہ کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ معاہدہ میں ایک دفعہ یہ بھی رکھی گئی ہے۔ کہ کشمیر میں متارکۂ جنگ کی لائن کے ہر دو طرف کی فلاکت زدہ آبادی کو اس کی خواہش کے مطابق واپس اپنے اپنے گھروں کو بھیجا جائے۔

ہائیڈروجن بم سے بچنے کی پناہ گاہیں

اسٹاک ہوم ۱۷ مئی:- اسٹاک ہوم میں ۰۰۰ و ۰۰ و ۲۵۰ پاؤنڈ کے خرچ سے ایسی پناہ گاہیں سطح زمین سے ۴۰ فٹ نیچے بنائی جا رہی ہیں۔ جو ہائیڈروجن۔ ایٹم یا کسی دوسرے بم کی براہ راست گرفت کو روک سکیں گی۔

ان میں جنگ کی صورت میں اسٹاک ہوم کی ۰۰۰ و ۳۰ "ضروری آبادی" کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ۰۰۰ و ۴۰۰ "غیر ضروری آبادی" کا دس سے لیکر ۲۰ دنوں میں انخلا ہو جائے گا۔ ملک کی بقیہ آبادی ۴۰ لاکھ کی جماعت میں ایسی پناہ گاہوں میں رکھی جائے گی۔ جسے امن کے زمانہ میں گودام۔ گیرج۔ ہوٹل اور ہوسٹل کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

بقیہ لیڈ (صفحہ ۲)

مقرر ہو گئے ہیں۔ جو باقاعدہ چار پانچ گھنٹہ مدرسہ میں بیٹھ کر تعلیم دے رہے ہیں۔ الحمدللہ ہندی کلاس بھی جاری ہے۔ اور درس القرآن کی کئی مختلف کلاسیں بھی باقاعدہ لگتی ہیں۔ ریٹائرڈ اس قریباً سہ سالہ دور میں بعض نوجوان تعلیم کے لحاظ سے کافی ترقی کر گئے ہیں۔ وہ جن کو الف با بھی نہ آتا تھا۔ آج قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ رہی ہیں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب زیر پڑھنے لگے ہیں۔ فالحمدللہ" (دار المسیح قادیان)

یہ ہمارے ان بھائیوں کا کام ہے۔ جو کئی طرح سے معذور ہیں۔ لیکن وہ اپنے فرض کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور صدہا معذوریوں اور مجبوریوں کے باوجود عزم صمیم کر چکے ہیں کہ وہ اپنی اور اپنی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت مکمل کر کے رہیں گے۔ اگر ہم چاہیں تو ہم ان سے بھی زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں تو ان کی نسبت بہت زیادہ سہولتیں حاصل ہیں۔

قادیان سے باہر رہنے والوں کو قادیان کے درویشوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور آج ہی ہر جماعت۔ کو جماعت کے ہر عہدہ دار نہیں جماعت کے ہر فرد کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا وہ قوم کا یہ اہم ترین تقاضہ پورا کر رہا ہے۔ اگر نہیں تو پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ ہم احمدی کیوں کہلاتے ہیں۔ جب ہم کو یہ فکر ہی نہیں ہے۔ کہ ہمارا اپنا کیا حال ہے۔ اور ہماری آئندہ نسل کا کیا حال ہوگا۔ ہماری منزل مقصود کیا ہے۔ اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟

عرب لیگ کی جگہ اسلامستان لیگ

کراچی ۱۷ مئی:- پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ایک اسلامی عوامی لیگ کی تشکیل کرنی چاہیئے۔ جو عرب لیگ کی جگہ لے لے۔ کیونکہ عرب لیگ۔ اب اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہو گئی ہے۔ اور آئندہ بھی اس کی کامیابی کی امید نہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ میرے اسلامستان کا مقصود مشرق وسطیٰ میں ایک یا دو بلاک قائم کرنا نہیں۔

نہری پانی کے تنازعے کے ٹیکنیکل امور پر بحث

کراچی ۱۷ مئی:- نئی دہلی سے آج حسب ذیل مشترک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے:-

۱۵- اور ۱۶ مئی کو بھارت اور پاکستان کے انجینئروں کی کانفرنس نئی دہلی میں ہوئی۔ جس میں نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق ٹیکنیکل مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ یہ مذاکرات دوستی اور خیر سگالی کے ماحول میں ہوئے۔ مبادلہ خیالات آزادانہ اور بے تکلفی سے ہوا۔ اور بعض نظریوں کی توضیح کی گئی۔ یہ مذاکرات جلد ہی پھر شروع کئے جائیں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ نہری پانی کے تنازعہ کے لئے ارا تی کمیٹی کا اجلاس مارچ کے آخر میں کراچی میں ہوا تھا۔ اور اس میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ٹیکنیکل امور پر غور و بحث کرنے کے لئے دونوں ممالک کے انجینئروں کا اجلاس منعقد کیا جائیگا۔ دہلی کی دو روزہ کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے سر محمد نذیر، مسٹر نیم الدین احمد، مسٹر عبد الحمید، مسٹر عبد الرحیم یمن اور مسٹر شاہ محمد نے اور بھارت کی طرف سے

مشرقِ اردن کا نیا مطالبہ

قاہرہ ۱۷ مئی:- مشرق اردن سے وزیر خارجہ شرقی پاشا نے کہا ہے کہ ان کا ملک عرب ماہرین قانون کی ایک عدالت کا قیام چاہتا ہے۔ جو عرب فلسطین اور مشرق اردن کے الحاق کے متعلق اپنا فیصلہ پیش کرے۔ یاد رہے کہ کل عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں سے چھ میں سے چار ارکان نے مشرق اردن کو عرب لیگ کے دائرہ رکنیت سے خارج کر دینے کی حمایت کی تھی۔ جو ارکان کمیٹی نے اپنی حکومتوں سے مشورہ کرنے کے لئے وقت مانگا تھا۔

درخواستِ دعا

سلطان محمود ولد امیر محمد کے دونوں چھوٹے لڑکے مجاہد ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا وند کریم انہیں جلد از جلد شفا بخشے۔ آمین

امیر محمد اسپیڈ کلرک اخبار الفضل

مشرقی جرمنی سے تاوان کی وصولی

ماسکو ۱۷ مئی:- ماسکو ریڈیو کا ایک نشریہ مظہر ہے کہ روسی حکومت نے مشرقی جرمنی سے تاوان کی وصولی میں تخفیف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم ہر گروٹے وال نے مارشل سٹالن کے نام ایک خط میں تاوان کی وصولی میں تخفیف کی درخواست کی تھی۔

سیدو ۔ مسٹر سروپ شنکر نے شرکت کی ۔